خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات
7-مارچ 1996ء

ضروری ہے کہ انسان راستی کے ساتھ خدا کی راہ میں قدم رکھنے والا ہو

ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان راستی کے ساتھ اس کی راہ میں قدم رکھنے والا ہو اور اس کے راستے میں صبر و استقلال اور وفاداری کے ساتھ چلنے والا ہو۔ کوئی دکھ اور تکلیف اور مصیبت اس کے قدم کو ڈگمگا نہ سکے۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرتا ہے اور ان باتوں سے الگ ہو جاتا ہے جو خدا تعالیٰ کی نارضامندی کا موجب ہوتی ہیں اور سچی پاکیزگی اور طہارت اختیار کرلیتا ہے اور گندی باتوں سے پرہیز کرتا ہے تو خدا تعالیٰ بھی اس کے ساتھ ایک تعلق پیدا کرلیتا ہے اور اس کے قریب ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے دوری اختیار کرے اور گندگی سے نکلنے کی کوشش نہ کرے تو پھر خدا تعالیٰ بھی اس کی پرواہ نہیں کرتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 55 | جمعرات 16 شوال -1416ھ، 7 امان 1375ہش، 7 -مارچ 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اب غور کرو۔ جبکہ حقیقی نیکی اور رضاء الٰہی کا حصول ان باتوں کے بغیر ممکن ہی نہیں تو پھر نری لاف گزاف سے کیا ہو سکتا ہے۔ صحابہؓ کا یہ حال تھا کہ ان میں سے مثلاً ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ قدم اور صدق تھا کہ سارا مال ہی آنحضرت ﷺ کے پاس لے آئے۔ اس کی وجہ کیا تھی؟ یہ کہ خدا تعالیٰ کے لئے زندگی وقف کر چکے تھے۔ اور انہوں نے اپنا کچھ بھی نہ رکھا تھا۔ (صاحب ایمان) کی بھلائی کے دن بھلے آتے ہیں تو ایسے موقعوں پر جبکہ اس کو کچھ خرچ کرنا پڑے خوش ہوتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ وہ جوہر صدق و صفا کے جو اب تک چھپے ہوئے تھے ظاہر ہوں گے۔ برخلاف اس کے منافق ڈرتا ہے اس لئے کہ وہ جانتا ہے کہ اب اس کا نفاق ظاہر ہو جائے گا۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 593)

خدا کی راہ میں استقامت اور عجز کے ساتھ قدم اٹھاؤ

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب۔ امام جماعت احمدیہ الاول)

خدا تعالیٰ کی راہ میں استقامت اور عجز کے ساتھ قدم اٹھاؤ۔ قویٰ سے کام لو۔ اس کی مدد طلب کرو۔ پھر یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے کہ تم بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے وارث ہو جاؤ۔ (-)

اللہ تعالیٰ کے ہاں تو کسی بات کی کمی نہیں (-) پھر سوال ہوتا ہے کہ اس قسم کے اوہام شیطانی اور وسوسوں سے بچنے کا کیا طریق ہے۔ سو اس کا طریق یہی ہے کہ کثرت کے ساتھ استغفار پڑھو۔ استغفار سے یہ مراد ہرگز نہیں کہ طوطے کی طرح ایک لفظ رٹتے رہو۔ بلکہ اصل غرض یہ ہے کہ استغفار کے مفہوم اور مطلب کو ملحوظ رکھ کر خدا تعالیٰ سے مدد چاہو۔ اور وہ یہ ہے کہ جو انسانی کمزوریاں صادر ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے بدنتائج سے محفوظ رکھے اور آئندہ کے لئے ان کمزوریوں کو دور کرے اور ان جوشوں کو جو ہلاک کرنے والے ہوتے ہیں دبائے رکھے۔ پھر لاحول پڑھے۔ پھر دعاؤں سے کام لے۔ اور جہاں تک ممکن ہو۔ راستبازوں کی صحبت میں رہے۔ اگر اس نسخہ پر عمل کرو گے۔ تو میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یقین رکھتا ہوں کہ وہ تمہیں محروم نہ کرے گا۔

پھر محرومی کا ایک اور سبب بھی ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ بعض اوقات انسان مشکلات اور مصائب کے وقت اللہ تعالیٰ سے کوئی وعدہ کرلیتا ہے کہ یا اللہ اگر میرا فلاں کام ہو جاوے۔ اور فلاں دکھ سے مجھے رہائی اور نجات ہو تو میں یہ فرمانبرداری کا کام کروں گا۔ اللہ تعالیٰ اسے ان مشکلات سے نجات دیتا ہے۔ لیکن وہ اپنے وعدوں کو بھول جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ پھر خطرناک ہوتا اور اسے محروم کر دیتا ہے میرے نزدیک اللہ تعالیٰ سے وعدہ کرنے کے برابر ہی وہ معاہدہ ہے۔ جو انسان اپنے امام و مرشد کے ہاتھ پر کرتا ہے جیسا کہ ہم نے کیا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔ کہنے کو یہ ایک چھوٹا سا فقرہ ہے لیکن اس کے معانی پر غور کرو کہ کس قدر وسیع ہیں۔

(از خطبہ 16- فروری 1905ء)

تم اپنے نفسوں کا مطالعہ کرو۔ ہر ایک بدی کو چھوڑ دو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

فہرست جنازہ حاضر و غائب

○ مورخہ 14- فروری 1996ء بروز بدھ بیت الفضل لندن میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے درج ذیل جنازے پڑھائے۔

جنازہ حاضر:-

1- مکرم و محترم سید حلمی الشافعی آف مصر
2- مکرمہ مسز انور جہاں صاحبہ اہلیہ سید ادیب الدین صاحب لندن (موصوفہ کے والد مکرم حکیم عبدالصمد صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ تھے)

جنازہ غائب:-

1- مکرمہ امتہ الحفیظ ناصر صاحبہ اہلیہ مکرم خلیل ناصر صاحب نیویارک (امریکہ)
2- مکرم منور احمد صاحب کاہلوں ابن مکرم فیض احمد صاحب کاہلوں آف بہاولنگر حال جرمنی
3- مکرم شکیل احمد صاحب ابن چوہدری مکرم نثار احمد صاحب آف سندھ حال جرمنی
4- مکرم میاں حمید احمد علی صاحب ابن مکرم شیخ محمد بشیر احمد علی صاحب جھنگ
5- محترمہ سلمیٰ رضا صاحبہ صدر لجنہ چک نمبر 103/6-R بہاولنگر
6- محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا عبدالرحمان صاحب راولپنڈی
7- محترمہ حلیمہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم جمال الدین احمد صاحب جھنگ
8- محترمہ امتہ القیوم صاحبہ اہلیہ مکرم رانا سعید احمد صاحب کھرڑیانوالہ فیصل آباد
(نمبر 4 تا نمبر 8 سفارش از صدر انجمن احمدیہ)
9- مکرم مرزا عطاء الرحمان صاحب (والد محترمہ روحی شاہ صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر ولی شاہ صاحب لندن نائب امیر یوکے)
10- مکرم رانا فیض بخش صاحب نون آف ملتان
11- مکرمہ سلمیٰ خاتون صاحبہ بنت مسعود احمد صاحب دہلوی آف جرمنی
12- مولانا چوہدری عبدالمالک صاحب مربی سلسلہ
13 مکرم سید محمود احمد صاحب بخاری (ابن سید علی بخش ہوشیاری پوری رفیق حضرت بانی سلسلہ) آف لاہور۔
14- مکرمہ ست بھرائی صاحبہ (خوشدامن مکرم فضل الٰہی صاحب آف برمنگھم) پاکستان

انسان کو یہی لازم ہے کہ آخرت پر نظر رکھ کر بُرے کاموں سے توبہ کرے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

7- امان 1375ھش 7 - مارچ 1996ء

مروّجہ تعلیم - دین کی خدمت

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ مروجہ تعلیم حاصل کرنے کی ایک غرض یہ بھی ہو سکتی ہے بلکہ یقیناً ہوتی ہے کہ انسان تلاش روزگار میں آسانی محسوس کرے۔ جب وہ تعلیم حاصل کرلیتا ہے تو سب سے پہلے اس کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ اسے کہیں نوکری مل جائے۔ نوکری نہ ملے تو کوئی اور ایسے وسائل پیدا ہو جائیں جن سے وہ روزی کما سکے۔ لیکن اگر مروجہ تعلیم کو صرف اسی غرض کے لئے حاصل کیا جائے تو یقیناً اسے دنیاداری ہی کہا جائے گا۔ اس میں دین کا کوئی شائبہ نہیں ہوگا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے سکول جاری فرمایا تو اس کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"غرض مدرسہ کے اجراء سے یہ ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کیا جاوے۔ مروجہ تعلیم کو اس لئے ساتھ رکھا ہے کہ یہ علوم خادمِ دین ہوں۔ ہماری یہ غرض نہیں کہ ایف۔اے یا بی۔اے پاس کرکے دنیا کی تلاش میں مارے مارے پھریں۔ ہمارے پیشِ نظر تو یہ امر ہے کہ ایسے لوگ خدمتِ دین کے لئے زندگی بسر کریں۔ اور اسی لئے مدرسہ کو ضروری سمجھتا ہوں کہ شائد دینی خدمت کے لئے کام آسکے۔ مشکل یہ ہے کہ جس کو ذرا بھی استعداد ہو جاوے وہ دنیا کی طرف جھک جاتا ہے"

اگر ہم مروجہ تعلیم حاصل کرکے دین کی خدمت میں مصروف ہو جائیں تو روزگار تو ہمیں پھر بھی مل ہی جائے گا۔ لیکن ہماری کوششیں خدا کی خاطر ہونے کی وجہ سے بابرکت ہو جائیں گی۔ دنیا کی تلاش تو کوئی بری بات نہیں لیکن دنیا کی تلاش میں مارے مارے پھرنا بُری بات ہے۔ یعنی صرف اور صرف یہی ایک مقصد رہ جائے۔ پس مروّجہ تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ ہمیں دین کی خدمت کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔ بلکہ یہ جانتے ہوئے کہ لکھا پڑھا آدمی دین کی بہتر طریق پر خدمت کر سکتا ہے اپنی تعلیم کو دین کی خدمت میں لگا دینا چاہئے۔ اسی میں برکت ہے اور یہ برکت ہماری زندگی کے ہر پہلو پر حاوی ہونے والی برکت ہے۔ جہاں تک دین کی خدمت اور اشاعتِ حق کا تعلق ہے۔ اس سلسلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ۔

"اگر ایک آدمی بھی متقی اور صالح کسی مقام پر ہو جو اشاعت حق کے لئے پورا جوش رکھتا ہو۔ تو خدا تعالیٰ اس میں قوتِ جاذبہ پیدا کر دیتا ہے۔ اور وہ ایک جماعت بنا ہی لیتا ہے۔ کیونکہ صاحبِ ایمان کبھی اکیلا نہیں رہ سکتا۔"

اگر تعلیم حاصل کرنے کے بعد اشاعتِ حق کی طرف توجہ دی جائے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے معاشرے میں بہت بہتر اثرات پیدا کئے جا سکتے ہیں۔ کئی لوگوں کو اپنا ساتھی بنا کر خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت بہتر طریق پر کی جا سکتی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے دلوں میں اشاعتِ حق کا جوش پیدا ہو کیونکہ جس دل میں جوش پیدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس میں قوتِ جاذبہ پیدا کر دیتا ہے۔ اور قوتِ جاذبہ دوسروں کو اپنی طرف کھینچنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے' آہستہ آہستہ معاشرے کو نیکی کے لئے متأثر کرنے لگتی ہے اور ایک سے دو اور دو سے تین اور اس طرح بڑھتے بڑھتے کئی لوگ اشاعتِ حق کے کام میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ تعلیم یافتہ لوگ بہتر طریق پر اشاعتِ حق کر سکتے ہیں۔ البتہ ضرورت اس بات کی ہے کہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد ان کے دل میں جوش اس بات کا پیدا ہو کہ انہوں نے اشاعتِ حق کرنی ہے پھر اللہ تعالیٰ از خود ان میں قوتِ جاذبہ پیدا کر دیتا ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ تعلیم کا حصول اور اشاعتِ حق اگر ساتھ ساتھ چلیں تو کامیابی زیادہ قریب آجاتی ہے اور انسان سکون اور اطمینان محسوس کرتا ہے۔ پس حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے ان دو ارشادات کے پیش نظر ہمیں تعلیم حاصل کرنے کے بعد اشاعتِ حق کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ جو دنیا کا کام کرتا ہے ضروری نہیں کہ اس کے پاس دین بھی ہو۔ لیکن جو دین کا کام کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو بھی اس کے قدموں میں لا کر ڈال دیتا ہے۔

کب تلک دیکھوں کسی کے بام و در
کب تلک اوجھل رہے گا اپنا گھر
دامنِ دل تیرا مالا مال ہے
اے فقیرِ بے نوا' دریوزہ گر

ابو الاقبال

یہی متاعِ محبّت ہے قادیاں کے لئے

نہ اِس جہاں کے لئے ہے نہ اُس جہاں کے لئے
دل و نظر کا سفینہ ہے لامکاں کے لئے

ابھی کچھ اور مصائب کا سامنا ہوگا
ابھی کچھ اور مراحل ہیں کارواں کے لئے

نہ جانے کون شہادت کے لالہ زاروں سے
بلا رہا ہے ہمیں عمرِ جاوداں کے لئے

حضورِ قلب کے سجدے خلوصِ دل کی دعا
یہی متاعِ محبّت ہے قادیاں کے لئے

تری نگاہ خس و خار و خاک میں غلطاں
مری نگاہ مہ و مہر و کہکشاں کے لئے

جبینِ شوق مبشّر جھکی تو ہے لیکن
وہ احترام کہاں سنگِ آستاں کے لئے

مبشر راجیکی

الفضل 15-فروری 1953ء

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق فرماتے ہیں۔ "میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاق کا ثبوت دے اور نوجوان زندگیاں وقف کریں۔ ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کے کے لئے پیش کیا جائے مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے ہر سال کم از کم پچاس طالب علم آنے چاہیں سو ہوں تو بہتر ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد دیکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "جس تعداد میں جامعہ احمدیہ میں نوجوان داخل ہوتے ہیں اور باقاعدہ مربی بنتے ہیں اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ ہماری ضروریات کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کرتے"

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں "آئندہ سو سالوں میں دین حق نے جس کثرت سے ہر جگہ پھیلنا ہے اس کے لئے لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہئیں ایسے واقفین زندگی چاہئیں جو خدا کی راہ میں (-) غلام ہوں۔ ہر طبقہ زندگی سے کثرت کے ساتھ واقفین زندگی چاہئیں۔

جامعہ احمدیہ میں طلبہ کی تعداد بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت 1961ء کا فیصلہ ہے کہ "ہر ضلع کی جماعت 250 چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے"۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلبہ کا انٹرویو اللہ نے چاہا تو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔

امراء و صدر صاحبان مربیان و معلمین سلسلہ سے درخواست ہے کہ اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ ذہین ہونہار دین کا شوق رکھنے والے مخلص طلبہ کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس مساعی میں زیادہ سے زیادہ برکت عطا فرمائے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اس نہایت مفید قاعدہ کا لکھنا واجبات سے ہے کہ صحیفہ قدرت پر نظر ڈالنے سے یہ بات ضروری طور پر ماننی پڑتی ہے کہ جو چیزیں خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے پیدا ہوئیں۔ یا اس سے صادر ہوئیں۔ ان کی اول علامت یہی ہے کہ اپنے اپنے مرتبہ کے موافق خدا شناسی کی راہوں کے خادم ہوں۔ اور اپنے وجود کی اصلی غرض بزبان قال یا حال یہی ظاہر کریں کہ وہ معرفت باری کا ذریعہ اور اسی کی راہ کے خادم ہیں۔ کیونکہ تمام مخلوقات کی افراد پر نظر غور ڈالنے سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ کائنات کا تمام سلسلہ انواع و اقسام کے پیرائیوں میں اسی کام میں لگا ہوا ہے کہ تا وہ خدا تعالیٰ کے پہچاننے اور اس کی راہوں کے جاننے میں ایک ذریعہ ہو۔ پس چونکہ عربی زبان خدا تعالیٰ سے صادر ہوئی ہے۔ اور اس کے منہ سے نکلی ہے۔ لہٰذا ضرور تھا کہ اس میں بھی یہ علامت موجود ہو۔ تا یقینی طور پر شناخت کیا جائے کہ وہ فی الواقعہ ان چیزوں میں سے ہے کہ جو بغیر ذریعہ انسانی کوششوں کے محض خدا تعالیٰ سے ظہور پذیر ہوئی ہیں۔ سو الحمدللہ والمنہ کہ عربی زبان میں یہ علامت نہایت بدیہی اور صاف طور پر پائی جاتی ہے اور جیسا کہ انسان کی اور قویٰ کی نسبت مضمون (ہم نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا کہ وہ عبادت کریں) ثابت اور متحقق ہے اسی طرح عربی زبان میں انسان کی جو اصلی زبان اور اس کی جزو خلقت ہے یہی حقیقت ثابت ہے۔ اس میں کیا شک ہے کہ انسان کی خلقت اسی حالت میں اتم اور اکمل ٹھہر سکتی ہے کہ جب کلام کی خلقت بھی اس میں داخل ہو کیونکہ وہ چیز جو انسانیت کے جوہر کی چہرہ نما ہے وہ کلام ہی ہے۔ اور کچھ مبالغہ نہ ہو گا اگر ہم یہ کہیں کہ انسانیت سے مراد یہی نطق اپنے تمام لوازم کے ساتھ ہے۔ پس خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ میں نے انسان کو اپنی عبادت اور معرفت کے لئے پیدا کیا ہے در حقیقت دوسرے لفظوں میں یہ بیان ہے کہ میں نے انسانی حقیقت کو جو نطق اور کلام ہے مع اس کے تمام قویٰ اور افعال کے جو اس کے زیر حکم چلتے ہیں اپنے لئے بنایا ہے۔ کیونکہ جب ہم سوچتے ہیں کہ انسان کیا چیز ہے تو صریح یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک جاندار ہے کہ جو اپنی کلام سے دوسرے جانوروں سے تمیز کلی رکھتا ہے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ کلام انسان کی اصل حقیقت ہے اور باقی قویٰ اس حقیقت کے تابع اور خادم ہیں۔ پس اگر یہ کہیں کہ انسان کا کلام خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں تو یہ کہنا پڑے گا کہ انسان کی انسانیت خدا تعالیٰ کی طرف نہیں لیکن ظاہر ہے کہ خدا انسان کا خالق ہے اس لئے زبان کا معلم بھی وہی ہے اور اس جھگڑے کے فیصلہ کے لئے کہ وہ کس زبان کا معلم ہے ابھی ہم لکھ چکے ہیں۔ کہ اس کی طرف سے وہی زبان ہے کہ جو بموجب منطوق (-) اسی طرح معرفت الٰہی کی خادم ہو سکتی ہے جیسا کہ انسان کے وجود کی دوسری بناوٹ اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ ان صفات سے موصوف صرف عربی ہی ہے اور اس کی خدمت یہ ہے کہ وہ معرفت باری تک پہنچانے کے لئے اپنے اندر ایک ایسی طاقت رکھتی ہے جو الٰہیات کے ایک معنوی تقسیم کو جو قانون قدرت میں پائی جاتی ہے بڑی خوب صورتی کے ساتھ اپنے مفردات میں دکھلاتی ہے۔ اور صفات الٰہیہ کے نازک اور باریک فرقوں کو جو صحیفہ قدرت میں نمودار ہیں اور ایسا ہی توحید کے دلائل کو جو اسی صحیفہ سے مترشح ہیں اور خدا تعالیٰ کے انواع و اقسام کے ارادوں کو جو اس کے بندوں سے متعلق اور صحیفہ قدرت میں نمایاں ہیں ایسے طور سے ظاہر کر دیتی ہے کہ گویا ان کا ایک نہایت لطیف نقشہ کھینچ کر آگے رکھ دیتی ہے۔ اور ان دقیق امتیازوں کو جو خدا تعالیٰ کے اسماء اور صفات اور افعال اور ارادوں میں واقع ہیں جن کی شہادت اس کا قانون قدرت دے رہا ہے۔ ایسی صفائی سے دکھا دیتی ہے کہ گویا ان کی تصویر کو آنکھوں کے سامنے لی آتی ہے۔ چنانچہ یہ بات ببداہت معلوم ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے صفات اور افعال اور ارادوں کی چہرہ نمائی اور نیز اپنے فعل اور قول کے تطبیق کے لئے زبان عربی کو ایک متکفل خادم پیدا کیا ہے اور ازل سے یہی چاہا ہے کہ الٰہیات کے سرِّ مکتوم اور مقفل کے لئے یہی زبان کنجی ہو۔

ذوالنون مصری ایک باکمال شخص تھا اور اس کی شہرت باہر دور دور پہنچی ہوئی تھی۔ ایک شخص اس کے کمال کو سن کر اس کے ملنے کے واسطے گیا اور گھر پر جا کر اسے پکارا تو اس کو جواب ملا کہ خدا جانے کہاں ہے۔ کہیں بازار میں ہو گا۔ وہ جب بازار میں ان کی تلاش کرتا ہوا پہنچا تو وہ بازار میں معمولی طور پر سادگی سے کچھ سودا خرید رہا تھا۔ لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ وہ ذوالنون ہے۔ اس نے دیکھا کہ ایک سیاہ رنگ پست قامت آدمی ہے۔ معمولی سا لباس ہے۔ چہرہ پر کچھ وجاہت نہیں۔ معمولی آدمیوں کی طرح بازار میں کھڑا ہے اس سے اس کا سارا اعتقاد جاتا رہا اور کہا کہ یہ تو ہماری طرح ایک معمولی آدمی ہے۔ ذوالنون نے اس کو کہا تو کس لئے میرے پاس آیا ہے جبکہ تیرا ظاہر پر خیال ہے۔ ذوالنون نے اس کی مافی الضمیر کو دیکھ لیا۔ اس لئے کہا کہ تیری نظر ظاہر پر ہے۔ تجھے کچھ دکھائی نہیں دیتا۔

ایمان تب سلامت رہتا ہے کہ باطن پر نظر رکھی جاوے۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکار عالیہ

ایک خطبے میں فرمایا:-

جہاں تک تحریک جدید کی عمومی سال بہ سال ترقی کا تعلق ہے۔ خدا کے فضل سے جماعت چونکہ محض للہ قربانیاں کر رہی ہے اور خدا کی ذات دائم ہے وہ آنی جانی نہیں ہے۔ اس لئے جو قربانیاں اس کے تعلق سے بجالائی جاتی ہیں ان کو بھی دوام عطا ہوتا ہے۔ کسی وقتی جوش سے تعلق نہیں رکھتیں۔ 1934ء سے لے کر اب 1994ء آگیا ہے اور اس ساٹھ سالہ دور میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک بھی سال ایسا نہیں آیا جب جماعت اس قربانی سے تھک گئی ہو۔ اور اس کے قدم ست پڑ گئے ہوں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ جماعت کی قربانیاں محض للہ ہوتی ہیں۔ اور اللہ کی ذات کے حوالے سے ان قربانیوں کو دوام ملتا ہے۔ جس آیت کی میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی تھی اس کا ترجمہ یہ ہے۔

وہ لوگ جو اپنے مال اللہ کی رضا کی خواہش میں اس کی تمنا میں اس کی حرص میں خرچ کرتے ہیں ان کی مالی قربانی خالصتہً للہ ہوتی ہے۔ اور اللہ کی رضا میں ان کے دل میں محبت اور اشتہا پائی جاتی ہے۔ (-) مطلب ہے اس خدا کی مرضی ڈھونڈنے کے لئے اس کی خواہش میں اس کی لگن میں وہ مال خرچ کرتے ہیں (-) اور دوسری غرض ان کی یہ ہوتی ہے کہ مالی قربانی کے ذریعے ان کے ایمان تقویت پائیں۔ اور ان کی نیکیوں کے اقدام میں ثبات پیدا ہو۔ اور مالی قربانی سے وہ اپنے اعمال کی حفاظت کریں اور ان کو نیک اعمال کی حفاظت کے لئے یہ اعلان کیا جا رہا ہے کہ مالی قربانی بہت ہی مفید نتائج پیدا کرتی ہے۔

یہ دو جائز اغراض ہیں۔ اس کے سوا کسی دوسری غرض کا ذکر نہیں ہے۔ اول سب سے اعلیٰ غرض خدائی محبت میں اس کی رضا کی خاطر اموال کو پیش کرنا تاکہ اللہ کی نظر پیار اور محبت کے ساتھ قربانی کرنے والوں پر پڑے۔ اور دوسرے اپنے اعمال کو جو نیک اعمال ہیں ان کو تقویت دینے کے لئے۔ ان کو ثبات بخشنے کے لئے۔ ان کی حفاظت کی خاطر مالی قربانی کی جائے۔ اب یہ دو باتیں ایسی ہیں جو جماعت احمدیہ کی مالی قربانی کی تاریخ میں بالکل نمایاں طور پر درست دکھائی دیتی ہیں۔ اللہ کی بات تو بہرحال درست ہوتی ہے۔ مگر جماعت کی مالی قربانیوں کے آئینے میں ان دونوں باتوں کو عمل پیرا دیکھتے ہیں تو یہ مراد نہیں کہ اللہ کی بات سچی ہے۔ مراد یہ ہے کہ جماعت سچی ہے۔ جس نے واقعتاً رضائے باری تعالیٰ کی خاطر قربانیاں دی ہیں۔ اور واقعتاً اپنے نیک اعمال کی حفاظت کی خاطر یہ اقدام کئے تھے اس لئے اس کا نتیجہ صاف دکھائی دے رہا ہے۔ جماعت کی مالی قربانیوں میں حصہ لینے والا گروہ اللہ کے فضل سے تمام نیکیوں میں صف اول میں ہے۔ شاذ کے طور پر آپ کو ایسے آدمی دکھائی دیں گے جو مالی قربانی میں تو اول ہیں لیکن باقی باتوں میں پیچھے ہیں۔ بعض ایسے جن کو میں جانتا ہوں جو کمزور ہوتے ہیں اور مالی قربانی میں حصہ نہیں لیتے۔ آغاز میں یہی دکھائی دیتا ہے کہ وہ مالی قربانی میں حصہ لینے لگے ہیں۔ لیکن دیگر اعمال کے لحاظ سے معیاری نہیں ہیں۔ لیکن کسی ایسے شخص کو میں نہیں جانتا جو مالی قربانی شروع کر دے اور دوسرے نیک اعمال میں محروم ہی بنا رہے۔ مالی قربانی اس کے دوسرے نیک کاموں کو بھی تقویت بخشتی ہے۔ اس کا سلسلے سے تعلق پہلے سے زیادہ مضبوط ہونے لگتا ہے۔ دینی کاموں میں اس کا ذوق و شوق پہلے سے بڑھنے لگتا ہے۔

فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کے ساتھ کیا ہو گا۔ ان کی مثال کیسی ہے (-) ان کی مثال ایک ایسے باغ کی طرح ہے جو بلندیوں پر واقع ہو۔ نیچے اترائی پر نہ ہو۔ بلکہ چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں کی چوٹی پر جیسے جنتیں ہوں۔ باغات لگے ہوں۔ ویسی ہی ان کی کیفیت ہوتی ہے (-) ایسی جنتیں اور ایسے باغات جو پہاڑیوں کی چوٹیوں پر واقع ہوتے ہیں۔ ان کی صفت یہ بیان فرمائی گئی۔ کہ انہیں اگر تیز بارش بھی پہنچے تو ان کا نقصان نہیں کرتی۔ زائد پانی نیچے بہہ جاتا ہے اور ان کی جڑوں میں کھڑا ہو کر ان کو گلاتا نہیں ہے اور ایسی جگہوں پر ویسے ہی شبنم پڑنے کے زیادہ امکانات ہوتے ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں جو پہاڑوں کی چوٹیاں ہوتی ہیں صبح آپ جا کر دیکھیں بھیگی ہوئی ہوتی ہیں شبنم سے۔ تو فرمایا کہ تیز بارش ہو تو وہ نقصان نہیں پہنچاتی بلکہ خوب پانی دیتی ہے۔ اور بارش نہ ہو تو شبنم تو ان کے مقدر میں لکھی ہوئی ہے وہ تو ہر صبح آ کے ان کا منہ دھلاتی ہے اور شبنم کا اترنا چوٹی کی وجہ سے ایک اور فائدہ بخشتا ہے۔ شبنم چونکہ بہہ نہیں سکتی اس لئے وہیں جذب ہوتی ہے اور جتنی بھی شبنم ہے۔ وہ ان کے لئے فائدہ مند ثابت ہوتی ہے (-)۔ تو نہ تو تیز بارش ان کو نقصان پہنچاتی ہے بلکہ فائدہ دے جاتی ہے۔ نہ ہلکی بارش سے ان کو کوئی نقصان پہنچتا ہے۔ بلکہ وہ ایسا باغ ہے جو نشوونما پاتا رہا ہے۔

اس مثال کے بہت سے پہلو ہیں ایک پہلو جو اس سے پہلے میں نے بیان نہیں کیا اس کی طرف میں آج متوجہ کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ جنت سے مراد اگر کچھ لوگ ہیں تو ان کی مثال دی گئی ہے۔ جو خدائی رضا پانے کی وجہ سے بہت بلند مقامات پر فائز ہوتے ہیں۔ ان کو خدا جب زیادہ رزق عطا کرتا ہے تو ان کو نقصان نہیں پہنچتا۔ اس رزق کے نتیجہ میں ان کے رجحانات دنیا کی طرف مائل

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سمیعہ انجم

ماحولیاتی آلودگی

ماحولیاتی آلودگی آج کے انسان کا سب سے سنگین مسئلہ ہے۔ کرہ ارض پر زندگی کی بقا اسی مسئلہ کے کامیاب حل میں ہی مضمر ہے۔ انسانی ترقی کی داستان بظاہر بڑی شاندار اور دلکش نظر آتی ہے مگر تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کے عفریت اور دنیا کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے صنعتی انقلاب کے مضر اثرات نے انسانی ترقی کی کامیابی کو مشکوک بنا دیا ہے۔

جب سے انسان نے آگ دریافت کی اس وقت سے اس نے فضا کو گندہ کرنا شروع کر دیا تھا۔ اور پھر صنعتی ترقی کی دوڑ نے اس عمل کو مسلسل جاری رکھا۔ ہماری صنعتوں کی چمنیاں منٹوں کے حساب سے مضر مرکبات فضا میں دھکیل رہی ہیں۔ 1970ء میں ہم نے 142 ملین ٹن مضر مرکبات سے فضا کو آلودہ کیا۔ یہ مضر مرکبات قدرتی توازن میں بگاڑ پیدا کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے قدرتی ماحولیاتی نظام متاثر ہو رہا ہے۔

فضائی آلودگی کا احساس پہلی دفعہ 1948ء میں ہوا۔ جب کہ پنسلوانیا کے ایک شہر میں فضائی آلودگی کی وجہ سے ایک دھند چھا گئی۔ ایسا ہی ایک واقعہ 1952ء میں لندن میں پیش آیا۔

فضاء میں بڑھتی ہوئی زہریلی گیسوں کی کثافت سے جہاں انسانی زندگی اور اس کی نشوونما کو خطرات لاحق ہیں وہاں یہ دنیا کی خوبصورتی کو بھی مسخ کرنے کے درپے ہے۔ سرسبز درخت' جانور اور پرندے ہی اس دنیا کا حسن ہیں مگر یہ بھی آلودگی کا شکار ہو رہے ہیں۔

ترقی کرنے کی خواہش انسانی جبلت کا حصہ ہے اور ترقی کرنا اس کا حق۔ لیکن ہم ماحولیاتی یا قدرتی توازن کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ یہ حقیقت ہے کہ اگر انسانی ترقی کا عمل اس ماحولیاتی توازن کو قائم رکھتے ہوئے کیا جاتا تو آج ہم اتنی بدتر صورتحال کا سامنا نہ کر رہے ہوتے۔ ہمیں سائنس اور ٹیکنالوجی کو اس طرح سے ترتیب دینا ہے کہ یہ ماحولیاتی توازن سے متصادم نہ ہو بلکہ اس توازن کا ایک حصہ بن جائے۔

اوزون جس کی موجودگی ہماری زندگی کے لئے از حد ضروری ہے وہ بھی عرصے سے آلودگی کا شکار ہو چکی ہے۔ مختلف زہریلی گیسیں اس میں شگاف یا معدومیت کا باعث بنی ہیں۔ جن میں اہم کلورو فلورو کاربن (C.F.C) ہے۔ شروع میں اوزون کی تہہ میں شگاف صرف قطب جنوبی پر واقع ہوا تھا۔ مگر اب نہ صرف یہ شگاف نہایت تیزی سے بڑھ رہا ہے بلکہ شمالی کرے پر بھی ایک شگاف نمودار ہو چکا ہے۔ موجودہ دور میں اب شگاف کی چوڑائی چالیس فیصد تک بڑھ چلی ہے۔ جو کہ انتہائی خطرناک صورت حال ہے۔ اوزون میں اس شگاف کی بدولت بالائے بنفشی شعائیں زمین تک پہنچ رہی ہیں۔ جو کہ انسانی زندگی کے لئے بے حد خطرناک ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جلدی امراض خاص طور پر جلد کا کینسر جیسا موذی مرض بہت تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ ان بالائے بنفشی شعاؤں کی زد سے غذائی پیداوار بھی محفوظ نہیں ہے۔

ماحولیاتی آلودگی کی چند اور اقسام بھی ہیں۔ جو کہ ہم اپنی نارمل زندگی میں دیکھتے ہیں۔ سب سے پہلے ہم فضائی آلودگی کی بات کریں گے۔

1۔ فضائی آلودگی:۔ فضائی آلودگی کا احساس پہلی بار 1948ء میں ہوا۔ فضاء میں بڑھتی ہوئی زہریلی گیسوں کی کثافت سے انسانی زندگی اور اس کی نشوونما کو کئی قسم کے خطرات لاحق ہیں۔ فضاء میں داخل ہونے والا ایک فاضل مادہ سلفر ڈائی آکسائیڈ ہے۔ یہ گیس فصلوں کی پیداوار کو کم کرتی ہے۔ اور آنکھوں' ناک' گلے اور پھیپھڑوں میں جلن پیدا کرتی ہے۔ ایٹمی دھماکوں کے دوران پیدا ہونے والے ریڈیو ایکٹو آئسو ٹوپس ہمارے ماحول کے لئے بھی انتہائی مضر ہیں۔

فضاء میں آئسو ٹوپس غذائی زنجیر میں شامل ہو کر مختلف جانوروں میں جمع ہوتے رہتے ہیں مثال کے طور پر یہ ریڈیو ایکٹو آئسو ٹوپس گائے کے دودھ میں جمع ہوتے ہیں اس طرح یہ دودھ انسانی زندگی کے لئے خطرناک ثابت ہوتا ہے۔

اسی طرح سے اوزون کی تہہ میں شگاف سے بھی فضائی آلودگی میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ اس سوراخ کی وجہ سے سورج کی خطرناک شعائیں انسانی جلد' نباتات' حیوانات اور غذائی پیداوار پر مضر اثرات ڈالتی ہیں۔ "اوزون تہہ بچاؤ" مہم کے تحت اب تک کئی کانفرنسیں منعقد ہو چکی ہیں۔ ایسی ہی ایک کانفرنس جو کہ 1990ء میں لندن میں ہوئی۔ اس میں C.F.C.S گیس کی تیاری پر مکمل پابندی لگا دی گئی۔ مگر اس کے باوجود تقریباً تمام ممالک میں آج بھی یہ گیس استعمال ہو رہی ہے۔

فضائی آلودگی صرف انسانی زندگی ہی نہیں بلکہ انسانی ایجادات اور شاہکار تعمیرات کے لئے بھی خطرناک ہے۔ مثال کے طور پر روئے زمین پر آٹھواں اور سالم موجود عجوبے تاج محل کا سفید پتھر فضاء میں موجود زہریلی گیسوں کی وجہ سے زرد پڑ گیا۔ اور اس کی حفاظت کے لئے سپریم کورٹ آف انڈیا نے تاج محل کے اردگرد واقع کیمیائی اشیاء کے کارخانوں کو بند کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس بات سے فضائی آلودگی کی شدت اور مضر اثرات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

اگر فضائی آلودگی اسی طرح بلا روک ٹوک بڑھتی رہی تو کچھ عرصہ بعد شہری زندگی کے لئے سانس لینے کی ہوا بھی میسر نہیں آئے گی۔ اس لئے فضائی آلودگی پر قابو پانا بہت ضروری ہو گیا ہے۔

یورپ میں اسی آلودگی کی بدولت کئی بار کیمیائی بارشیں ہو چکی ہیں۔ یعنی زمین سے اٹھنے والے دھوئیں اور گرد و غبار جس میں انتہائی خطرناک کیمیائی اجزا موجود ہوتے ہیں۔ یہ کیمیائی اجزا فضاء میں جا کر بادلوں سے مل جاتے ہیں اور پھر بارشوں کی صورت میں یہ اجزا بارش کے پانی میں مل جاتے ہیں۔ اور یوں کیمیائی بارشیں برستی ہیں جو کہ فصلوں کے لئے انتہائی نقصان دہ ہوتی ہیں۔

2۔ زمینی آلودگی:۔ زمینی آلودگی بھی ماحولیاتی آلودگی کی اہم شاخ ہے۔ جو آلودگی زمینوں پر درختوں کے کٹاؤ' فاضل اور بیکار اشیاء کے پھیلاؤ' آبادی میں اضافے' بے ہنگم اور بے ترتیب تعمیرات' سیم و تھور اور زمین کے کٹاؤ سے پیدا ہوتی ہے۔ اور انسانی زندگی کی بقاء کے لئے اس پر قابو پانا بھی انتہائی ضروری ہے۔

سب سے اہم مسئلہ ہمارا زیر زمین سیوریج سسٹم ہے۔ جس کے جوڑوں یا ٹوٹی پھوٹی پائپوں سے رسنے والا گندہ پانی ہماری ناقص زیر زمین پانی کی سپلائی لائینوں میں شامل ہو جاتا ہے۔ اور پینے کے پانی میں شامل ہو کر بہت سی بیماریوں کا سبب بن رہا ہے۔ جس میں ہیضہ' پیچش' ٹائیفائڈ' یرقان جیسی جان لیوا بیماریاں شامل ہیں۔

زمینی آلودگی کی اہم اہم وجہ یہ بھی ہے کہ انسان نادانستہ طور پر زمین سے درختوں کو کاٹ رہا ہے۔ اور ان کو جلانے میں مصروف ہے۔ حالانکہ یہ درخت ہی ہیں جو اس آلودگی کو کنٹرول کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہم اپنے سیارے پر اس آلودگی کے خلاف اپنی کوششوں کو تیز سے تیز تر کر دیں۔

3۔ آبی آلودگی:۔ پانی میں آلودگی کا مسئلہ شدت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ پانی جو کہ آکسیجن اور ہائیڈروجن کا مرکب ہے۔ جس میں کچھ مزید نمکیات بھی ایک خاص مقدار میں ہوتے ہیں۔ جن میں سوڈیم' پوٹاشیم' میگنیشیم اور کیلشیم وغیرہ جیسے اجزاء شامل ہیں۔ جو انسانی جسم کی نشوونما کے سلسلے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ لیکن اگر ان نمکیات کی تعداد ایک خاص مقدار سے بڑھ جائے اور مضر صحت کیمیائی اجزاء پانی میں شامل ہو جائیں تو بہت بڑی تعداد میں بیماریاں پھیلاتے ہیں۔

آلودہ پانی کے ذریعے مختلف قسم کی بیماریوں کے جراثیم انسانی جسم میں داخل ہوتے ہیں۔ جن میں ہیضہ' یرقان' ٹائیفائڈ اور جگر کی بیماریاں شامل ہیں۔ بعض اوقات تیل بھی سمندروں میں وسیع پیمانے پر آلودگی پیدا کرتا ہے۔ تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ بالائے بنفشی شعاؤں کی ایک قسم B-U-V سمندر کے پانی میں کئی سو میٹر تک جانداروں کو متاثر کر سکتی ہے یہی وجہ ہے کہ انٹار کٹیکا میں سمندری مچھلیوں کی تعداد میں نمایاں کمی واقع ہوئی ہے۔

ہمارے شہروں یا شہروں سے باہر بہت سے ایسے کارخانے ہیں جن سے خارج ہونے والے پانی میں انتہائی مضر صحت کیمیائی مادے ہوتے ہیں۔ اس پانی کا کچھ حصہ تو براہ راست ہی ہمارے زیر زمین آبی ذخائر میں پہنچ جاتا ہے۔ اور کچھ پانی ندی نالوں کے ذریعے ہمارے دریاؤں میں شامل ہو جاتا ہے۔ اور پھر جب ہم مختلف طریقوں سے اس پانی کو استعمال کرتے ہیں۔ تو یہ ہماری زندگی پر بہت برا اثر ڈالتا ہے۔

آئی پی سی سی کے اعداد و شمار کے مطابق زمین کے اوسط درجہ حرارت میں اضافے کے باعث اگلے ساٹھ سال میں سمندروں کی سطح 0.3 سے 0.5 میٹر تک بلند ہو گی جبکہ 2100ء میں یہ ایک میٹر تک پہنچ جائے گی۔ اس سے قدرتی نظام کی تباہی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

اس لحاظ سے ہمیں پانی کو صاف کرنے اور اس کو آلودہ ہونے سے بچانے کے لئے فوری اقدامات کرنے چاہئیں۔ اور ان ایجنسیوں کو چیک کرنا چاہئے جو پانی کو آلودہ کرنے میں مصروف ہیں۔ اور ایسے طریق ایجاد کرنے کی ضرورت ہے۔ جن کی مدد سے پانی کو صاف کیا جا سکے۔

4۔ شعاعی آلودگی:۔ شعاعی آلودگی سے مراد ایٹم سے پیدا ہونے والی آلودگی ہے۔ ایٹم بم جس کا خوف اس وقت پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ ایک ایسی شے ہے۔ کہ اگر اس سر زمین پر گر جائے تو لاکھوں ادوار تک اس کے مضر اثرات مرتب ہوں گے۔ اور اس سے پیدا ہونے والی شعاعیں جو کہ اس فضا میں حل ہوں گی ان سے فضا آلودہ ہو جائے گی۔

ایٹم بم جو کہ جاپان کے شہر ہیروشیما پر گرایا گیا۔ اگرچہ اس سے بہت زیادہ تباہی ہوئی مگر اتنا عرصہ گزرنے کے بعد بھی وہاں پر اس بم کے مضر اثرات اور شعاعوں کا اتنا اثر ہے کہ آج بھی وہاں کے اکثر بچوں میں پیدائشی طور پر کوئی نہ کوئی نقص پایا جاتا ہے۔

اس آلودگی کی ہی وجہ سے ہماری زمین کے ارد گرد جو حفاظتی تہہ پائی جاتی ہے جس کو اوزون کہتے ہیں۔ اس میں شگاف پیدا ہو گئے ہیں۔ اور ان شگاف سے آنے والی بالائے بنفشی یا الٹراوائلٹ شعاعیں انسانی زندگی کے لئے بے حد خطرناک ہیں۔ اوزون کی تہہ میں شگاف یا اس کی معدومیت کا باعث کلورو فلورو کاربن ہے۔ جو کہ آج دنیا میں بڑے پیمانے پر استعمال ہو رہا ہے۔ سی ایف سی میں موجود کلورین کے ایٹم اوزون سے کیمیائی تعامل کر کے کلورین مونو آکسائیڈ اور آکسیجن بناتے ہیں۔ جو کہ بالائے بنفشی شعاعوں کو

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روک نہیں سکتے۔

اس شگاف سے آنے والی شعاعوں نے انسان کی زندگی کو اپاہج بنا رکھا ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ فضا میں اتنی کثیر مقدار میں گیس جمع ہو چکی ہیں کہ اگر معجزاتی طور پر اس کی مزید پیداوار روک بھی دی جائے تب بھی اگلے سو سالوں تک ان شگافوں کے بھرنے کا امکان نہیں۔ پس یہی شگاف ان بالائے بنفشی شعاعوں کے اخراج کا سبب ہیں جو کہ انسان' جانور' نباتات اور حیوانات کی زندگیوں پر مضر اثر ڈالتی ہیں۔

5۔ شور:۔ یہ ایک ایسی آلودگی ہے جو کہ گاڑیوں اور کارخانوں کے شور اور دوسری آوازیں پیدا کرنے والی اشیاء کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس سے نہ صرف انسان ذہنی سکون سے دور ہوتا ہے بلکہ آہستہ آہستہ بہرہ بھی ہو جاتا ہے۔ سائنسی تحقیق کے مطابق ایک نارمل انسان 70 ڈیسی بل تک شور برداشت کر سکتا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ گنجان آبادی والے علاقے میں شور کی شدت 70 ڈیسی بل سے لے کر 100 ڈیسی بل تک پہنچ جاتی ہے۔ جس سے ہمارا ماحول سکون سے محروم ہو جاتا ہے اور شہری زندگی کئی قسم کی نفسیاتی اور اعصابی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتی ہے۔

ماحولیاتی آلودگی سے بچاؤ:۔ آغاز 5۔جون 1972ء

ماحولیاتی آلودگی ایک عالمی مسئلہ ہے۔ اس آلودگی کو کم کرنے کے لئے سائنسدان حضرات مختلف قسم کے تجربات کرتے ہیں۔ اور ایک ایسا طیارہ تیار کیا گیا ہے جو کہ بغیر کسی پائلٹ کے سفر کرے گا۔ اور ساتھ ہی ماحولیاتی آلودگی کو بھی کم کرے گا۔ یہ طیارہ ابھی ابتدائی حالت میں 30 ہزار فٹ بلندی تک جا سکتا ہے۔

ماحولیاتی آلودگی سے بچاؤ صرف اسی صورت میں ممکن ہو سکے گا جب انفرادی اور اجتماعی دونوں اطوار سے آلودگی کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی جائے۔ اگرچہ فیکٹریاں اور کارخانے ہمارے وسائل کے لئے لازم و ملزوم ہیں۔ اور کوئی بھی ملک ان کے بغیر خود کفیل نہیں ہو سکتا لیکن ہمیں کوشش یہ کرنی چاہئے کہ وہ زہریلا مادہ جو ان فیکٹریوں سے خارج ہوتا ہے۔ اسے نہری پانی میں شامل ہونے سے بچایا جائے۔ اور ٹریفک سے خارج ہونے والے زہریلے دھوئیں کو روکا جائے۔ پانی کو استعمال سے قبل ابال لیا جائے یا پھر کلورین ایف دوائی شامل کر لی جائے ایسے ہی چند ضروری اقدامات کرنے سے ہم کافی حد تک اس آلودگی کو کم کر سکتے ہیں۔

آج لوگوں میں اس مسئلے کی اہمیت کا احساس بڑھا ہے۔ مگر اب بات بہت آگے بڑھ چکی ہے۔ ہمیں اس کے حل کے لئے جو کچھ کرنا ہے بہت تیز کرنا ہے۔ ماحولیاتی آلودگی کے خلاف عملی کام ہی بہتر مستقبل کی ضمانت بن سکتا ہے۔ یہ تو کرہ ارض کے تمام انسانوں کا مشترکہ مسئلہ ہے۔ ہمیں مشترکہ طور پر اس مسئلے کے حل کی تلاش کرنی چاہئے۔ اگر ہمیں اپنا کل عزیز ہے تو آج ہمیں اس کے لئے موثر فیصلے کرنے ہوں گے۔

قرارداد تعزیت

اراکین مجلس عاملہ جماعت احمدیہ اسلام آباد نے اپنے اجلاس منعقدہ 13- جنوری 1996ء بمقام بیت الفضل حسب ذیل قرارداد تعزیت بہ اتفاق رائے منظور کی۔

"اراکین مجلس عاملہ جماعت احمدیہ اسلام آباد کا یہ اجلاس محترمہ سلمٰی صدیقہ صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری محمد علیم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد شہر و ضلع کی وفات پر دلی رنج و غم اور گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔

محترمہ سلمٰی صدیقہ صاحبہ بہت ہی نیک۔ خاموش طبع اور انتہائی صابر خاتون تھیں۔ آپ نہایت ہمدرد۔ ملنسار اور دوسروں کے دکھ درد کو محسوس کرنے والی انتہائی سادہ طبیعت کی مالک اور انکساری کا مجسمہ تھیں۔ ہم خدا تعالیٰ کی رضا کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہوئے دل کی گہرائیوں سے دست بدعا ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی روح پر بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ جنت میں بلند مقام عطا فرمائے اور ان کے ساتھ پیار اور شفقت کا سلوک فرمائے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ محترم چوہدری محمد علیم الدین صاحب اور ان کے جملہ افراد خاندان کو یہ عظیم صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ہم ہیں جملہ اراکین مجلس عاملہ
جماعت احمدیہ اسلام آباد

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

دیکھو جب انسان خدا سے مدد چاہتا ہے اور اپنے آپ کو عاجز جانتا ہے اور گردن فرازی نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ خود اس کی مدد کرتا ہے۔ ایک مکھی ہے کہ گندگی پر گرتی ہے اور دوسری کو خدا نے عزت دی کہ سارا جہان اس کا شہد کھاتا ہے۔ یہ صرف اس کی طرف جھکنے کی وجہ سے ہے۔ پس انسان کو چاہئے کہ ہر وقت (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں) پر کاربند رہیں۔ اور اسی سے توفیق طلب کریں۔ ایسا کرنے سے انسان خدا کی تجلیات کا مظہر بھی بن سکتا ہے۔ چاند جب آفتاب کے مقابل میں ہوتا ہے تو اسے نور ملتا ہے مگر جوں جوں اس سے کنارہ کشی کرتا ہے توں توں اندھیرا ہوتا جاتا ہے۔ یہی حال ہے انسان کا۔ جب تک اسے کے دروازے پر گرا رہے اور اپنے آپ کے اس کا محتاج خیال کرتا رہے۔ تب اللہ تعالیٰ اسے اٹھاتا اور نوازتا ہے۔ ورنہ جب وہ اپنی قوت بازو پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ ذلیل کیا جاتا ہے۔

منظور صادق

"شوق ہم سفر میرا"

"شوق ہم سفر میرا" میرے ایک دیرینہ اور انتہائی عزیز دوست داؤد طاہر کا سفرنامہ ہے جو انہوں نے جرمنی' امریکہ' میکسیکو' کینیڈا' انگلینڈ اور فرانس کے چار ماہ کے طویل سفر کے بعد مرتب کیا ہے۔ یہ دراصل ان کے اس سفر کے مشاہدات اور تجربات کی روداد ہے جسے انہوں نے بڑی محنت اور عرق ریزی کے ساتھ قارئین تک پہنچایا ہے۔ داؤد طاہر میرے میٹرک سے لیکر ایم اے تک کلاس فیلو رہے۔ ایک سکول' ایک کالج اور ایک یونیورسٹی کے ساتھی ہونے کے ناطے داؤد طاہر کے ساتھ میرا دوستانہ تقریباً تیس سال سے زائد عرصہ سے قائم ہے اور اب اگرچہ غم روزگار کے باعث درمیان میں کچھ زمینی فاصلے حائل ہیں تاہم دلی تعلق اور رشتہ اخوت برابر قائم ہے۔ ان کا یہ سفرنامہ مجھے اچانک ملتان سے ملا تو میں دنگ رہ گیا کیونکہ انکم ٹیکس کے ایک گنجلک اور حسابی کتابی محکمہ کے ایک اعلیٰ افسر کا اپنے مصروف اوقات میں سے وقت نکال کر ایک طویل سفرنامہ مرتب کرنا اور پھر اس کی ایڈیٹنگ' کمپوزنگ' پرنٹنگ وغیرہ کے صبر آزما مراحل سے گزر کر اسے قارئین تک پہنچانا اس گورکھ دھندے سے واقف میرے جیسے لوگوں کیلئے یقیناً ناقابل یقین تھا۔ بہرحال یہ سفرنامہ پڑھنا شروع کیا تو اسے ختم کر کے دم لیا۔ مجھ جیسے ایک عدیم الفرصت اور اوقات کار میں بندھے شخص کو اس سفرنامہ کو دو چار نشستوں میں اول سے آخر تک پڑھ لینے میں جہاں داؤد طاہر سے ذاتی تعلق نے مہمیز کا کام دیا وہاں یہ بات بھی بلا مبالغہ کہی جا سکتی ہے کہ اس سفرنامے کے انداز بیان اور طرز تحریر نے بھی اسے پڑھنے اور مسلسل پڑھنے پر مجبور کیا اور یہ دلچسپی قائم رہی تاوقتیکہ کتاب ختم ہو گئی۔ داؤد طاہر کا یہ سفرنامہ ان محدودے چند کتب میں سے ہے جسے میں نے بڑی دلجمعی اور دلچسپی کے ساتھ پڑھا۔

سفرنامہ کی دلچسپی اور خوبصورتی کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اسے میرے تین بچوں نے بھی شروع سے آخر تک بڑے انہماک اور "خشوع و خضوع" سے پڑھا۔ بچے بالعموم کتابیں پڑھنے سے جی چراتے اور کنی کتراتے ہیں۔ میری کسی تحریک اور تلقین کے بغیر "سفرنامہ" پڑھنے میں ان کا ایک دوسرے سے بازی لے جانا اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ سفرنامہ ہر عمر کے لوگوں کیلئے واقعی دلچسپ' پرکشش اور معلوماتی ہے اور اسے پڑھتے ہوئے قاری بور نہیں ہوتا بلکہ اس کی دلچسپی اور تجسس بڑھتا جاتا ہے کہ اسکے بعد کیا آتا ہے؟ مؤلف نے دیار غیر کے اس سفر میں جو کچھ دیکھا اسکو انہوں نے خوبصورت پیرائے میں اپنے ہم وطنوں تک پہنچانے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ اسے پڑھتے ہوئے میں نے یوں محسوس کیا کہ گویا میں خود ان چیزوں اور حالات کو بچشم خود دیکھ رہا ہوں جو سفرنامہ کا مؤلف دیکھ کر آیا ہے۔ جرمنی میں ہمارے تارکین وطن بھائی جن حالات میں رہ رہے ہیں اور انہیں اس ملک میں امان حاصل کرنے کیلئے جو پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں اور جن جن کٹھن اور خوفناک حالات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ داؤد طاہر نے ان حالات اور واقعات کی بڑی صحیح عکاسی کی ہے اور انہیں پڑھ کر تو "دور کے ڈھول سہانے" والی بات ہی سچ ثابت ہوتی ہے۔ جرمنی کے بعد امریکہ' میکسیکو' کینیڈا' فرانس اور انگلینڈ میں داؤد طاہر کو جو جو جگہیں دیکھنے اور جن لوگوں سے ملنے کا موقع ملا انہوں نے ان کی مکمل منظر کشی کی ہے اور جب وہ کسی میوزیم' تفریح گاہ یا کسی اور تاریخی اہمیت کی جگہ کے مشاہدات بتاتے ہیں تو قاری خود کو گویا اس میوزیم یا تفریح گاہ میں موجود محسوس کرتا ہے اور اسکے حسین مناظر سے اسی طرح لطف اندوز ہوتا ہے جس طرح سفرنامہ کا مؤلف لطف اندوز ہو رہا ہے۔ اس سفرنامہ کو پڑھکر مجھے اس لحاظ سے اور بھی زیادہ خوشی ہوئی کہ برسوں سے بچھڑے کئی ایسے دوستوں سے ملاقات ہو گئی جن سے داؤد طاہر مل کر آئے ہیں اور جو میرے بھی دوست تھے اور دوست ہیں اور جن کے ساتھ ہم نے زندگی کے کئی سال اکٹھے گزارے' سفرنامہ میں ان دوستوں کا ذکر پڑھ کر ماضی کے تمام واقعات ایک فلم کی طرح میری آنکھوں کے سامنے سے گزرے اور کئی یادیں تازہ ہو گئیں۔ یہ سفرنامہ آٹھ ابواب پر مشتمل ہے اور ان میں سے ہر باب کو چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم کر کے انہیں خوبصورت عنوانات سے مزین کیا گیا ہے جو مؤلف کے علمی ذوق کی عکاسی کرتے ہیں۔ مصنف نے اپنے سفرنامے میں جہاں ان ملکوں کے تفریحی اور تاریخی مقامات کو بڑی عمیق نگاہ سے دیکھا اور ایک ایک بات نوٹ کی وہاں انہوں نے ان ملکوں کے طرز معاشرت اور حسن و قبح کو بھی واضح کیا ہے اور جگہ جگہ ان ممالک کے حالات و واقعات کا اپنے وطن عزیز کے حالات و واقعات سے موازنہ کر کے اہل مغرب کی خوبیوں کو اپنانے اور انکی بدعادتوں اور برائیوں سے بچنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس طرح انہوں نے اہل مغرب کی تہذیب و تمدن سے ہمیں کافی حد تک روشناس کرایا ہے۔ اس سفرنامے کو پڑھنے سے ایک واضح تاثر یہ قائم ہوتا ہے کہ اسکے مؤلف نے اپنے اس چار ماہ کے سفر کا ایک ایک دن اپنے ذوق سیاحت کی تسکین کیلئے حتی الامکان مصروف گزارا۔ وہ جہاں جہاں بھی گئے انہوں نے اس شہر یا بستی کے تمام قابل دید مقامات کو کوئی لمحہ ضائع کئے بغیر نہ صرف دیکھا بلکہ باریک بینی سے ایک ایک بات نوٹ کی اور اسکی تمام تفاصیل کو ذہن میں محفوظ رکھا اور پھر اسے نوک قلم پر لا کر اپنے ہم وطنوں کیلئے محفوظ کیا۔ 386 صفحات پر مشتمل یہ سفرنامہ بہترین کاغذ اور مضبوط جلد کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ اگرچہ اس کی قیمت ایک عام بلکہ متوسط قاری کی قوت خرید سے بھی باہر ہے۔ بہرحال یہ سفرنامہ اردو ادب میں ایک قیمتی اضافہ ہے۔ داؤد طاہر نے اپنے اس "سرکاری ٹور" اور نجی دورے کا روزنامچہ محفوظ کر کے تاریخ کے طلبہ کی بھی یقیناً خدمت کی ہے اور انکی معلومات میں بہت اضافہ کیا ہے۔

The TRUTH
THE FIRST NEWSPAPER IN NIGERIA

ہماری تاریخ

آنریبل ایم۔ اے۔ ثانی۔ رکن ایوان نمائندگان (نائیجیریا) نے آل نائیجیریا احمدیہ کانفرنس منعقدہ 25' 26' دسمبر 1958ء کو مذہبی تنظیموں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ انہیں مذہب کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہئے اور دنیاوی عہدوں اور سیاست کے کاروبار میں کم الجھنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ جہاں تک مذہبی کارناموں کا تعلق ہے۔ وہ بھی اتنے ہی زیادہ اہم اور دلچسپ ہیں۔ جتنے کہ دنیاوی امور میں حاصل کئے گئے کارنامے۔ بلکہ ان سے بھی بہت زیادہ۔ انہوں نے کہا کہ مذہب کا کام کرنے والے خدائی سلطنت کے وزراء کی طرح ہیں اور ان کی اہمیت زیادہ ہے۔ انہوں نے حضرت موسیٰؑ کا ذکر کیا اور کہا کہ ان کے لوگوں نے جو چیزیں مانگی تھیں وہ اس سے کم تر تھیں جو انہیں مل رہی تھیں۔ چنانچہ اس کا نتیجہ ان کے حق میں بہتر نہیں تھا۔

آنریبل ایم۔ اے۔ ثانی نے مزید کہا کہ اگر مذہبی امور دنیادار لوگوں کے ہاتھوں میں دے دئے جائیں تو ان کے بھی نتائج اچھے نہیں نکل سکتے۔ مطلب یہ ہے کہ مذہبی امور کے متعلق مذہبی لوگوں کو زیادہ دلچسپی لینی چاہئے۔

(دی ٹروتھ 2۔جنوری 1959ء)

لوگوں کا مال چھین لینے والے انسان سے تعلق رکھنے والا انسان کبھی خوش نہیں ہو سکتا۔
(امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

مراکش کے شاہ حسن کے 35 سال

مراکش کے شاہ حسن نے اتوار کے روز اپنی شہنشاہیت کی 35 ویں سالگرہ منائی۔ جو اس وقت دنیا کی قدیم ترین شہنشاہیت خیال کی جاتی ہے۔ بظاہر اس وقت اس شاہی حکومت کا کوئی حریف نہیں۔ اور حال ہی میں شاہ حسن کی بیماری کی اطلاعات کے باوجود ان کی سیاسی طاقت میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔

حکومت کی کمزور اپوزیشن میں شاہی حکومت کا کوئی مخالف نہیں۔ شاہ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اپوزیشن کو بھی اقتدار میں حصہ دیں گے تاکہ وہ مزید جمہوریت اور وسیع تر سیاسی نمائندگی کا وعدہ پورا کر سکیں۔

مراکو کی آئینی شہنشاہیت کو وسیع اختیارات حاصل ہیں۔ وہ وزیر اعظم کا تقرر کر سکتی ہے۔ وزراء کی منظوری دے سکتی ہے پارلیمنٹ کو توڑ سکتی ہے کابینہ کے اجلاس کی صدارت کر سکتی ہے اور تمام اہم سیاسی فیصلے کرنے کا اختیار رکھتی ہے۔

لیکن 66 سالہ شاہ حسن کو گزشتہ یکم اکتوبر کو نیویارک کے ایک ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ ان کو برونکل نمونیہ کا حملہ ہوا تھا۔ جن لوگوں نے شاہ سے حال ہی میں ملاقات کی ہے وہ کہتے ہیں کہ وہ دبلے اور کمزور ہو گئے ہیں۔ شاہ حسن کے شکار کھیلتے ہوئے کی جو تصاویر جاری کی گئی ہیں ان میں ان کو ایک چھڑی کا سہارا لئے دکھایا گیا ہے۔

شاہ جس خاندان سے تعلق رکھتے ہیں وہ سولہویں صدی سے ملک کا حکمران چلا آ رہا ہے۔ شاہ دو کروڑ ساٹھ لاکھ کی آبادی میں بہت مقبول ہیں۔ تاہم ان کی ذاتی زندگی کے بارے میں بہت کم معلومات لوگوں کو حاصل ہیں۔

شاہ کو ملک کا عظیم نجات دہندہ کہا جا سکتا ہے۔ وہ 1970ء کی دہائی میں اپنے اوپر ہونے والے دو شدید قاتلانہ حملوں سے محفوظ رہے۔ انہوں نے ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں تسلیم کیا کہ اب ان کی زندگی پوری ہو چکی ہے اور اب ان کا کردار فٹ بال کے ایک میچ میں محض ایک ریفری کا ہے۔

انٹرنیشنل فٹ بال فیڈریشن (فیفا) کا کہنا ہے کہ اس کے ریفری کو بھی کھلاڑیوں کی طرح فٹ ہونا چاہئے تاہم انہوں نے کہا کہ اب میری عمر میں آ کر کھلاڑیوں کے ساتھ تیزی اور پھرتی برقرار رکھنا مشکل ہے۔

مغربی مبصرین کا کہنا ہے کہ اس بات کا کوئی امکان نہیں کہ وہ اپنے اختیارات اپنے بڑے بیٹے کو منتقل کرنے پر تیار ہوں۔

مسٹر اوکلے کے انکشافات

پاکستان میں امریکہ کے سابق سفیر مسٹر رابرٹ اوکلے نے انکشاف کیا ہے کہ مسز بے نظیر بھٹو کی وزارت عظمیٰ کے سابق دور میں امریکہ نے ان کے ساتھ ایک خفیہ سمجھوتہ طے کیا تھا جس کے تحت پاکستان خاموشی سے اپنا ایٹمی پروگرام منجمد کر دے گا۔ اور پاکستان نے ایسا ہی کیا تھا۔ یہ سمجھوتہ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو، سابق صدر غلام اسحٰق خان اور سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ کے ساتھ کیا گیا تھا۔ اس وقت امریکہ کے صدر ریگن اور منتخب صدر مسٹر بش کے ساتھ یہ خفیہ معاہدہ طے پایا تھا۔ لیکن اس کے بعد 1990ء میں پاکستان نے خفیہ طور پر اس معاہدے کے خلاف ورزی کی اور ایٹمی مواد تیار کرنا شروع کر دیا جس کے بعد پاکستان پر پریسلر ترمیم کے تحت پابندیاں عائد کی گئیں۔

امریکہ نے کہا ہے کہ پاکستان پر ایٹمی ٹیکنالوجی کے حاصل کرنے کے الزامات کے بارے میں تحقیقات کی جا رہی ہے اور جونہی اس بارے میں ٹھوس ثبوت حاصل ہوئے کوئی مناسب کارروائی کی جائے گی۔ پاکستان پر الزام عائد کیا گیا ہے کہ اس نے چین سے ایٹمی رنگ میگنٹ حاصل کئے ہیں۔ یہ سامان ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری میں استعمال ہوتا ہے۔

OOO

لیبیا- کیمیاوی ہتھیاروں کی تیاری

امریکی اخبار نیویارک ٹائمز نے امریکی سی آئی اے کے حوالے سے انکشاف کیا ہے کہ لیبیا نے ایک زیر زمین فیکٹری تیار کی ہے جس میں کیمیاوی ہتھیاروں کی تیاری کی جائے گی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ فیکٹری جلد ہی کام شروع کر دے گی اور پیداوار شروع ہونے کے بعد روزانہ کئی ٹن زہریلی گیس تیار کی جائے گی۔ اخبار نے بتایا ہے کہ یہ زیر زمین کارخانہ دارالحکومت طرابلس کی جنوب مشرقی پہاڑیوں میں قائم کیا گیا ہے۔ اس کے تیاری میں جرمن اور آسٹرین بزنس مینوں نے حصہ لیا ہے۔

اخبار نے یہ بھی بتایا ہے کہ لیبیا کے صدر معمر القذافی نے کہا ہے کہ یہ کوئی فیکٹری نہیں ہے بلکہ نہری پانی کے پھیلاؤ کا ایک نظام ہے۔

OOO

خدا کی راہ میں شجاع بنو۔ کبھی بھروسہ نہ کرے کہ ایک رات میں زندہ رہوں گا۔ بھروسہ کرنے والا ایک شیطان ہوتا ہے۔ انسان بہادر بنے۔ یہ بات زور بازو سے نہیں ملتی۔ دعا کرے اور دعا کروائے صادقوں کی صحبت اختیار کرے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

آپ کا خط ملا

محترم میاں محمد ابراہیم صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں۔

میں اتنا بر خود غلط کرکٹر ہوں کہ کرکٹ کی کنہ کو سمجھنے کے معاملہ میں کسی کو اپنا ہم پلہ ماننے کو تیار نہیں ہوتا۔ اب ملک میں کرکٹ پر لکھنے والوں کی کمی نہیں۔ ہمارا "الفضل" بھی "کھیل اور کھلاڑی" کے ضمن میں بفضل خدا خوب لکھتا ہے اور عملہ کے متعلقہ رکن کو کرکٹ کی اتنی سوجھ بوجھ ہے کہ میں بعض دفعہ بیساختہ عش عش کر اٹھتا ہوں۔ یہی نہیں کہ وہ واقعات کو بہت موزون اور عمدہ الفاظ میں بیان کرتا ہے۔ بلکہ کرکٹ کے معروف "پنڈتوں" کی طرح کرکٹرز کی صلاحیتوں کا صحیح صحیح ادراک کرنے کی اہلیت بھی رکھتا ہے۔ میں یہ سطور حقیقتہً الفضل کے "کھیل اور کھلاڑی" کو ہدیہ تبریک پیش کرنے کے لئے ہی لکھ رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ الفضل کے سب محنتی اور مخلص کارکنوں کی صلاحیت میں اسی طرح اضافہ فرماتا رہے۔

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب امیر ضلع مظفر گڑھ تحریر کرتے ہیں۔

حضرت امام جماعت الثانی نمبر کی اشاعت پر مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں آپ کے انتخاب میں جدت ہے (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) گویا الفضل کے علمی معیار کا رخ مسلسل اوپر کی طرف بڑھ رہا ہے (پھر سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں)

اس نمبر میں حضرت امام الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے متعلق حضرت امام الاول (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے بعض تاریخی ارشادات شائع ہوئے ہیں۔ مجھے بھی ایسے ارشادات کا مجموعہ اکٹھا کرنے میں بڑی دلچسپی ہے دو اور حوالے اس بارہ میں ہیں ایک ذیل میں مرقوم ہے دوسرا پھر کسی وقت بھیجوں گا اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) یہ حوالہ حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری صاحب کا ہے جو تفصیل کے ساتھ حیاتِ بشیر مولفہ شیخ عبدالقادر (سابق سوداگرمل) کے صفحہ نمبر 435 پر مندرج ہے اس کا متعلقہ حصہ یہاں لکھنا مقصود ہے حضرت شاہجہانپوری صاحب فرماتے ہیں۔

"اس غلام نے اپنے آقا (-) کو اسی جگہ جہاں آپ کھڑے ہیں تین چار سال کی عمر میں کھیلتے دیکھا اتنے میں حضرت حکیم الامت حضرت مولانا نورالدین (-) تشریف لائے آپ اکڑوں بیٹھنے کے خلاف تھے مگر فرط محبت سے بے ساختہ زمین پر اکڑوں بیٹھ گئے اور بازوؤں میں حضرت محمود (-) کو لے لیا اور فرمایا۔

"میاں آپ کام کاج تو کچھ کرتے نہیں سارا دن بس کھیلتے ہی رہتے ہیں"

کس شوکت سے میرے امام نے جواب دیا

"جب ہم بڑے ہوں گے تو ہم بھی کام کریں گے۔"

حضرت حکیم الامت تو جسے سن کر کہیں کھو گئے اور فرمایا

خیال تو تمہارے پیو کا بھی یہی ہے اور نورالدین کا بھی"

اب ہم سوچ میں ڈوب گئے باقی تو کچھ پلے پڑ گیا۔ مگر یہ "پیو" سمجھ میں نہ آیا آخر کسی دوست نے بتایا کہ پنجابی میں "پیو" باپ کو کہتے ہیں تب ہم تہہ کو پہنچے۔"

یہ واقعہ حضرت شاہجہانپوری صاحب نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو اس وقت سنایا جب آپ نے ان سے ان کی عمر کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اس لئے حوالے میں "آپ" سے مراد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ہیں۔

دوسرا حوالہ اگر اللہ نے چاہا تو پھر کسی وقت ارسال خدمت کروں گا۔

دعاؤں میں یاد رکھنے کی درخواست کے ساتھ۔ اللہ حافظ۔

O محترمہ حمیدہ تبسم بیگم صاحبہ اہلیہ پروفیسر صوفی بشارت الرحمان صاحب ربوہ لکھتی ہیں۔

آپ الفضل اخبار میں لکھتے رہتے ہیں۔ کہ آپ اپنے بزرگوں کے حالات لکھیں تاکہ آئندہ نسلوں کو پتہ لگے کہ بزرگوں نے کیا کیا قربانیاں دیں۔ میں الفضل اخبار میں لوگوں کے حالات پڑھتی تھی۔ تو بڑی حسرت سے کہتی تھی کہ کاش میں بھی مضمون نگار ہوتی تو اپنے والدین کے متعلق کچھ لکھتی۔ حتیٰ کہ اپنے خاوند کے متعلق بھی کچھ نہ لکھ سکی۔ جس کا ہر لمحہ وقف تھا۔ جب امام وقت نے دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے خوشنودی کا اظہار کر دیا ہے۔ تو اتنا ہی کافی ہے۔

12- فروری کے اخبار میں آپ نے میرے والد حضرت مرزا غلام رسول صاحب ریڈر جوڈیشنل کمشنر پشاور (تاریخ احمدیت جلد 14 ص 77 تا 83) مضمون دیکھ کر میری خوشی کی انتہا نہیں رہی۔ خدا تعالیٰ نے میری فریاد سن لی میری مضمون نگاری کے بغیر ہی میرے پیارے والد صاحب کے حالات چھپ گئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت عافیت والی خوشیوں والی بھرپور زندگی عطا کرے اللہ تعالیٰ کا سایہ ہمیشہ رہے اور قدم قدم پر خدا تعالیٰ کی نصرت حاصل ہو ہر قسم کے غم کوسوں دور رہیں۔ آمین ثم آمین۔

نوٹ میری خدا نے یہ خواہش پوری کی کہ احمدی لوگ ایڈیٹر صاحب کو محبت و پیار کے خط لکھتے رہتے ہیں میں بھی لکھوں۔ خدا تعالیٰ آپ کی عمر اور صحت میں بے حد برکت ڈالے یہ آپ نے بزرگوں کے حالات چھاپنے کا بہت ہی اچھا سلسلہ شروع کیا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

O

نوافل ہمیشہ نیک اعمال کے متمم و مکمل ہوتے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھیل اور کھلاڑی

جنوبی افریقہ ناقابل شکست رہا

جنوبی افریقہ نے ہالینڈ کے خلاف اپنا آخری لیگ میچ جیت کر چھٹے ورلڈ کپ کرکٹ ٹورنامنٹ میں ناقابل شکست ہونے کا اعزاز حاصل کر لیا۔ ورلڈ کپ کے دو پولوں میں 12 ٹیموں نے میچ کھیلے۔ سوائے جنوبی افریقہ کے اور کوئی ٹیم ایسی نہیں جو کم از کم ایک میچ نہ ہاری ہو۔ پول اے میں تو کوئی ٹیم ایسی بھی نہیں جس نے کم از کم دو میچ نہ ہارے ہوں۔ سری لنکا اس لئے اس بحث سے مستثنیٰ ہے کہ اگرچہ سری لنکا نے بھی کوئی میچ نہیں ہارا لیکن آسٹریلیا اور ویسٹ انڈیز نے سری لنکا میں میچ کھیلنے سے انکار کر دیا تھا اس لئے یہ دونوں میچ اسے بغیر کھیلے جیتے ہوئے مل گئے اس وقت پول اے میں سری لنکا اور پول بی میں جنوبی افریقہ پہلے نمبر پر ہے۔ پاکستان پول بی میں دوسرے نمبر پر اور آسٹریلیا پول اے میں دوسرے نمبر پر ہے۔ باقی پوزیشنوں کا فیصلہ 6 مارچ کے میچوں کے بعد ہو گا۔

قذافی سٹیڈیم لاہور میں فائنل میچ فلڈ لائٹس میں کرانے کا معاملہ ابھی تک متنازعہ ہے۔ واپڈا بجلی کے تسلسل کی ذمہ داری لینے سے بدستور انکار کر رہا ہے۔ واضح رہے کہ یہ پاکستان میں واحد میچ ہو گا جو فلڈ لائٹس میں کھیلا جائے گا جبکہ بھارت میں ابھی تک کئی میچ فلڈ لائٹس میں ہو چکے ہیں بجلی کے میدان میں یہ صورت حال واپڈا کو چیلنج سمجھ کر قبول کرنی چاہئے تھی مگر روزانہ ہی اخبارات میں واپڈا کے ارباب اختیار کی طرف سے ایسے بیانات شائع ہو رہے ہیں جن میں فائنل میچ کے لئے بجلی کی مسلسل فراہمی کی ذمہ داری سے انکار کیا جا رہا ہے۔ پاکستان کے بجلی کے ادارے کے لئے یہ صورت حال افسوسناک ہی نہیں ایک المیہ قرار دی جا سکتی ہے۔

جنوبی افریقہ کے کپتان ہنسی کرونئے نے درست کہا ہے کہ جنوبی افریقہ کے لئے مشکل وقت تو اب شروع ہوا ہے۔ کیونکہ لیگ میچوں میں جنوبی افریقہ کے علاوہ صرف پاکستان اور انگلینڈ مضبوط ٹیمیں تھیں۔ جن میں سے انگلینڈ کی ٹیم پہلے دن سے ہی کمزور رہی۔ اور اصل مقابلہ صرف پاکستان سے ہوا۔ لیکن اپنے پول میں اول آنے والی ٹیم کو فائدہ یہ ہو گا کہ اس کا کوارٹر فائنل میں مقابلہ چوتھے نمبر پر آنے والی ٹیم سے ہو گا۔ یعنی سب سے مضبوط ٹیم کا مقابلہ سب سے کمزور ٹیم سے ہو گا اس لئے نمبر ایک پر آنے والی ٹیموں کے سیمی فائنل میں پہنچنے کا امکان زیادہ ہے۔

بہرحال اصل دلچسپ مقابلے تو کوارٹر فائنل اور سیمی فائنل میں ہی دیکھنے کو ملیں گے۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم نیر محمود صاحب نثار قائد علاقہ مجلس خدام الاحمدیہ آزاد کشمر جہلم کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 96-2-18 کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت اس کا نام "فرہاد احمد" عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ٹھیکیدار محمود احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ کالا گوجراں ضلع جہلم کا پوتا اور محترم ناصر احمد مسعود صاحب کوٹلی آزاد کشمیر (حال جرمنی) کا نواسہ ہے اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر اور دین کا خادم بننے کی توفیق عطا فرمائے!

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبدالکریم خان صاحب ابن حافظ عبدالجلیل صاحب (وفات یافتہ) رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ مورخہ 96-2-21 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اسی روز بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے جنازہ پڑھایا۔ بعد ازاں ماڈل ٹاؤن کے قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم چوہدری ادریس نصر اللہ خان صاحب نے دعا کرائی۔ موصوف مکرم منور احمد خان صاحب نگران بلاک ضلع لاہور کے والد تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

واقفین کی اشد ضرورت ہے

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع خطبہ 3-اپریل 1987ء میں فرماتے ہیں۔

دوست یاد رکھیں کہ وقف زندگی دراصل سنت انبیاء ہے انبیاء کے بچوں سے زیادہ دنیا میں اور کوئی معزز نہیں ہو سکتا چنانچہ انہوں نے اپنے بچے اس عاجزی سے وقف کئے ہیں اسی طرح گریہ زاری کے ساتھ دعا کرتے ہوئے اور روتے ہوئے وقف کیے ہیں کہ انسان ان کو دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے۔

احمدیت کی اگلی صدی میں واقفین زندگی کی اشد ضرورت ہے جماعت کے ہر طبقہ سے لکھوکھا کی تعداد میں واقفین زندگی آنے چاہئیں جن کو دراصل ہم خدا کے حضور اس نیت کے ساتھ تحفہ کے طور پر پیش کر رہے ہیں کہ ان کی صلاحیتوں سے بعد ازاں اگلی صدی کے لوگوں نے فائدہ اٹھانا ہے۔

تو یہ ایک تحفہ ہے جو ہم نے اگلی صدی کو دینا ہے اس لئے جن کو بھی توفیق ملے وہ اس تحفے کے لئے تیار ہو جائیں"

جن والدین کو اللہ تعالیٰ نے اولاد کی نعمت سے نوازا ہے ان سے درخواست ہے کہ وہ حضرت صاحب کے ارشاد کے تحت اپنے بچے وقف کے لئے پیش کریں نیز جن والدین کے وقف زندگی بچوں نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے وہ بھی جلد اطلاع دیں تاکہ ان کے بچوں سے براہ راست بھی خط و کتابت کی جائے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

سالانہ مقابلہ مضمون نویسی برائے اطفال

○ ششماہی اول کے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان ہے

"حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب"

مضامین ملنے کی آخری تاریخ 31- مارچ 1996ء ہے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ پاکستان)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 30451 میں محمد احسن سعید ولد محمد سعید اشرف قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-10-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/830 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد احسن سعید ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 انور اقبال ثاقب وصیت نمبر 29113 گواہ شد نمبر2 راشد محمود راشد وصیت نمبر 29114-

مسل نمبر 30452 میں فرحت عابد زوجہ عبدالعزیز عابد مربی سلسلہ قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عثمان والا حال کوارٹر نمبر 62 تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-12-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم-/10000 روپے۔ اور زیورات طلائی وزنی 7 تولہ مالیتی-/35000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فرحت عابد محلہ عثمان والا حال کوارٹر نمبر 62 تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر1 زین العابدین وصیت نمبر 26047 گواہ شد نمبر2 کریم احمد وصیت نمبر 24855-

گمشدہ رسید بک

○ مجلس انصار اللہ کی رسید بک نمبر 611 مکرم سید غلام احمد شاہ صاحب صدر جماعت احمدیہ گھٹیالیاں سے ربوہ میں کہیں گم ہو گئی ہے۔ جس دوست کو ملے وہ دفتر میں پہنچا دیں۔ شکریہ

○ رسید بک نمبر 611 پر کسی قسم کا چندہ ادا نہ کیا جائے۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ پاکستان)

بقیہ صفحہ 3

ہوتے ہوئے دنیا کی سمت بہنے نہیں لگتے بلکہ کسی قسم کا کوئی نقصان ان کی ذات کو ان کے وجود کو غیر معمولی برکات کے نتیجہ میں نہیں پہنچتا۔ بلکہ پہلے سے بڑھ کر دینی خدمات کی طرف ان کی توجہ پیدا ہوتی ہے اور وہ قربانی میں آگے بڑھ جاتے ہیں۔ اور زیادہ سرسبز و شاداب دکھائی دینے لگ جاتے ہیں۔ اور اگر ابتلاء آ جائے تو ان کا رویہ ایسا نہیں بدلتا جس سے ثابت ہو کہ جب تک خوش حال تھے قربانیاں کرتے تھے اور جب خوش حال نہیں رہے۔ تو قربانیوں سے منہ پھیر لیا ہے۔ بلکہ وہ شبنم بھی ان کی قربانیوں کے تر و تازہ باغ کو مزید تازگی بخشتی ہے اور ان کو مرنے نہیں دیتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 6- مارچ-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 27 درجے سنٹی گریڈ

○ سینٹ میں اس وقت ہنگامہ ہو گیا جب سینیٹر سمیع الحق نے ایسے الفاظ کہے جن کو سینٹ کے اراکین نے گالی قرار دیا۔ سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد نے یہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے اور ایسے متعلقہ الفاظ بھی حذف کر دیئے جس سے اندازہ ہو سکے کہ سینیٹر موصوف نے کیا الفاظ ادا کئے تھے۔ سینیٹر منظور احمد چکی نے کہا کہ سمیع الحق کو شرم آنی چاہئے۔ بازاری زبان استعمال کر کے انہوں نے اپنے فحش ذہن کی عکاسی کی ہے۔ انہیں ایوان سے اٹھا کر باہر پھینک دیا جائے۔ سینیٹر مسعود کوثر نے کہا کہ ان کا ایوان میں داخلہ بند کیا جائے۔ سینیٹر عبدالرحیم مندوخیل نے کہا کہ ہمارے علاقے میں ایسا لفظ استعمال کرنے والوں کو گولی مار دی جاتی ہے۔ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا کہ جو الفاظ عرف عام میں گالی ہوں وہ یہاں استعمال نہیں ہونے چاہئیں۔ سرکاری ارکان نے کہا کہ سمیع الحق کے الفاظ کارروائی سے حذف نہ کئے جائیں تاکہ عوام کو ان کی ذہنیت کا پتہ چل سکے۔ سینیٹر سمیع الحق نے ایوان کے ارکان کے اصرار کے باوجود معذرت نہ کی بلکہ اپنے الفاظ کا جواز پیش کرتے رہے۔ مگر ایک بھی سینیٹر نے ان کی حمایت نہیں کی۔ سینیٹر منظور چکی نے سمیع الحق کے خلاف تادیبی کارروائی کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ سمیع الحق نے ایوان کی توہین کی ہے۔ یہ پارلیمنٹ کا ایوان بالا ہے بازار نہیں کہ یہاں گالیاں دینا شروع کر دیں۔ بیرسٹر مسعود کوثر نے چیئرمین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ جناب میں آپ کی جگہ ہوتا تو تین دن کے لئے ان کا ایوان میں داخلہ بند کر دیتا۔ منظور چکی نے کہا کہ میں انہیں مولانا نہیں کہوں گا۔ کیونکہ یہ تو اچھا لفظ ہے سینٹ میں قائد ایوان ملک محمد قاسم نے کہا کہ مولانا سمیع الحق کے الفاظ صرف رضا ربانی کے لئے نہیں سارے حکومتی بنچوں کے لئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان الفاظ کی معذرت کرنا صرف وقار کا مسئلہ نہیں اسلامی تقاضا بھی ہے۔ شیخ رفیق نے کہا کہ یہ لوگ آمریت کا نظام واپس لانا چاہتے ہیں۔

○ پاکستان نے ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین کے خلاف برطانیہ کو ثبوت فراہم کر دیئے ہیں۔ وزیر داخلہ نصیراللہ خان بابر نے کہا ہے کہ ہم نے اپنے ہائی کمشنر کے ذریعے آڈیو کیسٹوں سمیت کافی مواد بھیجا ہے۔ ضرورت پڑی تو مزید بھیج دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ کراچی کا مسئلہ صرف مذاکرات سے ہی حل کیا جا سکتا ہے۔ ایم کیو ایم کے لئے مذاکرات کا بڑا اچھا موقع ہے۔ الطاف حسین سے اعلیٰ سطح کی بات چیت میرے علم میں نہیں ہے۔ کراچی میں خوف کی فضا ختم ہو گئی ہے انہوں نے کہا کہ گھر چھوڑ کر جانے والے واپس آجائیں ان کے خالی مکانات مجرموں کے اڈے بن چکے ہیں۔

○ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب میاں عبدالستار نجم نے ایک اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ 1973ء کے آئین کی دفعہ 51 کے تحت قومی اسمبلی کی عام نشست کے لئے امیدوار کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔ تاہم ووٹر کا مسلمان ہونا ضروری نہیں۔ جبکہ آئین کی دفعہ 106 کے تحت صوبائی اسمبلی کی عام نشست کے لئے امیدوار اور ووٹر دونوں کا مسلمان ہونا ضروری نہیں۔ لہٰذا اقلیتوں کو دوہرے ووٹ کا حق دینا آئین کے عین مطابق ہے۔ بلکہ کوئی بھی سیاسی جماعت صوبائی اسمبلی کی عام نشست پر غیر مسلم امیدوار کھڑا کر سکتی ہے جو منتخب ہونے کے بعد صوبے کا وزیر اعلیٰ بھی بن سکتا ہے۔ اقلیتوں کو دوہرے ووٹ کا حق دینے کے لئے نہ آئینی ترمیم کی ضرورت ہے اور نہ اسمبلی میں دو تہائی اکثریت کی۔ البتہ عورتوں کو دوہرے ووٹ کا حق دینے کے لئے آئینی ترمیم اور دو تہائی اکثریت کی ضرورت ہے انہوں نے کہا کہ آئین کے مطابق اسمبلیوں میں خواتین کے لئے مخصوص نشستوں کی مدت ابھی ختم نہیں ہوئی بلکہ یہ مدت 2005ء تک برقرار رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ ضیاء کے ریفرنڈم کو شفاف کہنے والوں کے حالیہ اصلاحات کو غیر شفاف کہنے سے کیا فرق پڑتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 1990ء اور 1993ء کے انتخابات آئینی تھے باقی سارے غیر آئینی تھے۔

○ برطانیہ کے وزیر مملکت برائے خارجہ امور مسٹر جرمی ہنسلے نے گزشتہ روز قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف سے 45 منٹ تک اہم بات چیت کی۔ مسٹر جرمی نے کہا کہ اپوزیشن لیڈر نے برصغیر کے ایٹمی مسئلے پر امریکہ میں بڑا اچھا خطاب کیا تھا۔ سب کو ان کی تقریر پڑھنی چاہئے۔ انہوں کہا کہ برطانیہ بھارت کو ایٹمی دھماکہ سے باز رکھنے کی کوشش کرے گا۔ ایٹمی دھماکہ خود بھارت کے مفاد میں اچھا نہیں ہے۔ ہم بھارت اور پاکستان دونوں پر زور دیں گے کہ وہ کشمیر سمیت تمام مسائل مذاکرات کے ذریعے حل کریں۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم پڑوسی ممالک میں ہونے والی ایٹمی ترقی سے بے خبر نہیں۔ ملکی دفاع کے لئے پوری طرح چوکس ہیں۔ برونائی کے دورے کے دوران سلطان آف برونائی کی طرف سے عشائیہ میں اور پاکستانیوں سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان خطہ میں امن و سلامتی کا خواہش مند ہے۔ تنازعہ کشمیر حل کرنے کے لئے بھارت سے مذاکرات کے لئے تیار ہیں۔ مسئلہ کشمیر کا حل انتخابات نہیں بلکہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق انہیں حق خود ارادیت دینا ہے۔ سرد جنگ کے خاتمہ کے بعد نئی مارکیٹ کے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔

○ ممتاز سیاستدانوں نے مطالبہ کیا ہے کہ ایٹمی پروگرام کو ڈی کیپ کیا جائے۔ بھارت کی ایٹمی تیاریوں کے پیش نظر پاکستان اپنا ایٹمی پروگرام کولڈ سٹوریج میں رکھنے کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

○ پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن واک آؤٹ کر گئی۔ انہوں نے کہا کہ "ہم سے انتقام لیا جا رہا ہے" وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی نے کہا کہ استحقاق کو خاص ملزم سے ملاقات کے لئے استعمال نہ کیا جائے۔ دن طے کر کے ملاقات کریں۔ میرے چیمبر میں آکر بات کر لیں۔ مسٹر پرویز الٰہی نے کہا کہ اسیر رہنماؤں سے ملاقات کی اجازت نہیں دی جاتی سعد رفیق کو برف پر لٹایا جا رہا ہے۔ انتقامی کارروائیاں مشتاق اعوان کی زیر قیادت ہو رہی ہیں۔ جواباً مسٹر مشتاق اعوان نے کہا کہ قائد حزب اختلاف قانون سے بالاتر نہیں ہیں۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو نے ایک ساتھ دو ماہ کا عرصہ کبھی ملک میں نہیں گزارا۔ برونائی اور انڈونیشیا کا ان کا یہ دورہ مشرق کی طرف دیکھنے کی پالیسی کا حصہ ہے۔ ان کے ناقدین ان کے دوروں کو سیر و تفریح قرار دیتے ہیں۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو برونائی پہنچیں تو ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ وزیراعظم کو تینوں مسلح افواج کے دستوں نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔

○ قاہرہ کے ایک اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم پاکستان کو انتہا پسندوں کا ٹھکانہ نہیں بننے دیں گے۔ دہشت گردوں کے خلاف کارروائی کے لئے عالمی برادری سے ہر ممکن تعاون کریں گے۔

○ کامونکی میں کروڑوں کی بینک ڈکیتی کا سراغ مل گیا ہے۔ سینئر گارڈ ڈاکوؤں کا سرغنہ نکلا۔ گرفتار شدہ ملزم نواز کو سب سے بڑا حصہ ملا اس کے حصے میں 37 لاکھ 84 ہزار روپے اور سونے کی 64 تھیلیاں آئیں۔ دیگر ساتھیوں کی گرفتاری کے لئے پولیس پارٹیاں روانہ کر دی گئی ہیں۔

○ منڈی بہاؤالدین میں جیولرز شاپ سے 15 لاکھ روپے کے زیورات اور رقم لوٹ لی گئی۔ موٹر سائیکل سوار ڈاکوؤں کی فائرنگ سے صرافہ مارکیٹ بند ہو گئی۔ دکانداروں نے مظاہرہ کیا۔ ملزم گرفتار ہونے تک ہڑتال کا اعلان کر دیا گیا۔

○ اسرائیل کے وزیراعظم شمعون پیریز نے اسرائیل میں یکے بعد دیگر تین شدید ترین بم دھماکوں کے بعد فلسطینیوں پر حملے کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ انتہا پسند فلسطینی تنظیم حماس نے ان دھماکوں کی ذمہ داری قبول کر لی ہے۔ اسرائیلی کابینہ کے ہنگامی اجلاس کے بعد خودکشی بم دھماکے کرنے والے فلسطینیوں کے گھروں پر چھاپے مار کر ان کے رشتہ داروں کو گرفتار کر لیا گیا۔ امریکی صدر نے مسٹر یاسر عرفات سے کہا ہے کہ وہ شدت پسندوں پر سختی کریں۔

ضرورت گھریلو سٹاف

معمر خاتون کیلئے خاتون کی ضرورت ہے جو روزمرہ کے امور میں ان کی مدد کر سکے۔ رہائش اور خوراک کی سہولت۔ تنخواہ حسب قابلیت

رابطہ
بیگم صاحبہ مرزا نعیم احمد دارالصدر
حلقہ بیت المبارک ربوہ

ضلع جھنگ میں اراضی برائے فروخت

بمقام رکھ بریڑی کالونی متصل قصبہ کوٹ بہادر شاہ تحصیل و ضلع جھنگ ۱۵۱ کنال مالک خود قابض ہے ضرورت مند اور خواہش مند دوست رابطہ کریں۔

خواجہ عبدالغفار ڈار- 656/F سیٹلائٹ ٹاؤن
راولپنڈی فون: 413576

خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں
• مکانات • پلاٹ • دوکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب

چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
۱۵- ایکمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ
فون: 212379
558

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج

حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے

اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534